زندہ خدا کے زبردست نشان

(پیشگوئی زارِ روس کے پورا ہونے پر
زندہ خدا پر ایمان لانے کی تلقین)

از
سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ ۝ (القصص:۶۰)

زندہ خدا کے زبردست نشان

"دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردے گا۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۷)

زارِ روس کی قابلِ رحم حالت کی خبر ہندوستان کے نبی نے بارہ سال پہلے دی تھی

خدا تعالیٰ کی قدیم سنت چلی آتی ہے کہ جب کبھی دنیا فسق و فجور میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ اور خدا کو بھول جاتی ہے اور لوگوں کے اخلاق بگڑ جاتے ہیں اور حوصلے پست ہو جاتے ہیں اور روحانی پانی کے پیاسوں کے حلق میں کانٹے پڑ جاتے ہیں اور ہونٹ خشک ہو جاتے ہیں اور آنکھوں میں شدّتِ پیاس سے گڑھے پڑ جاتے ہیں تو وہ اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے نبی مبعوث فرماتا ہے اور ان کی اصلاح کے لئے رسول کھڑے کرتا ہے۔ جو روحانی پانی کے بادل ہوتے ہیں۔ جو ہر ایک اس زمین کو جو اپنے اندر پانی جذب کرنے کی قابلیت رکھتی ہے سیراب کر دیتے ہیں۔ اور پیاسوں کی پیاس بجھا دیتے ہیں۔ وہ ایک نور ہوتے ہیں جن کی مدد سے ظلمتوں میں پڑے ہوئے لوگ دیکھنے لگتے ہیں۔ وہ ایک آگ ہوتے ہیں جو حق کے دشمنوں کو جلا کر خاک کر دیتی ہے۔ وہ ایک بجلی ہوتے ہیں کہ جو سعادت مند انسانوں کے اندر آناً فاناً ایک ایسی طاقت بھر دیتے ہیں جس سے اندھے دیکھنے لگتے ہیں، لولے لنگڑے چلنے لگتے ہیں اور گونگے

بولنے لگتے ہیں۔ غرض ان کی دوستی ہر قسم کے سموم کا تریاق اور ان کی دشمنی ایک سخت زہر ہوتی ہے۔ جس کے کھانے کے بعد کوئی انسانی تدبیر انسان کو ہلاکت سے بچا نہیں سکتی۔

موجودہ زمانہ میں لوگ روحانیت سے جس قدر دور چلے گئے ہیں اور بدیوں کا جو انتشار ہے اور گناہوں کی جو کثرت ہے وہ بزبان حال پکار کر کہہ رہی ہے کہ اگر کسی زمانہ میں کبھی کوئی نبی آیا ہے تو اس وقت ضرور نبی آنا چاہئے اور اگر کسی وقت کوئی مصلح مبعوث کیا گیا ہے تو اس زمانہ میں ضرور مبعوث ہونا چاہئے۔ اور پہلے انبیاءؑ کی پیشگوئیاں بھی بالاتفاق اس بات پر شہادت دے رہی ہیں کہ یہ وقت ایک نبی کی بعثت کا ہے۔ گو مختلف مذاہب میں ہزاروں باتوں کا اختلاف ہے۔ اور شائد ایسی ایک بات بھی نہ مل سکے جس میں تمام مذاہب متفق ہوں۔ لیکن اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ آخری زمانہ میں ایک نبی آئے گا۔ اور جو علامتیں اس کے زمانہ کی بتائی گئی ہیں وہ سب اس زمانہ میں پوری ہو رہی ہیں۔ لیکن افسوس کہ باوجود زمانہ کی حالت کے اقتضاء اور تمام مذاہب کی متفقہ شہادت کے لوگ اس بات کی طرف متوجہ نہیں ہوتے کہ اس زمانہ کے نبیؑ کی شناخت کریں۔ جو اللہ تعالیٰ نے عین ضرورت کے وقت آسمان سے اتارا ہے۔ کیا دنیا اس قسم کے نبیؑ کی منتظر ہے جو آسمان سے نازل ہو اور فرشتے اس کے ساتھ ہوں اور خدا تعالیٰ بلند آواز سے جو یکدفعہ تمام دنیا میں سنائی دے اس کی تصدیق کرے۔ جنت اس کے دائیں طرف اور دوزخ بائیں طرف ہو۔ قضاء و قدر کے فیصلے اس کے ہاتھ میں دیئے جائیں۔ اگر ایسا ہے تو یہ خواہش کبھی میسر نہ آئے گی۔ نہ ایسا کوئی نبیؑ دنیا میں آیا ہے نہ آئندہ آئے گا۔ انسانوں کی ہدایت کے لئے انسان رسول ہی بھیجے جاتے ہیں۔ کیونکہ غیر جنس غیر جنس کے لئے نمونہ نہیں بن سکتی۔ اور نبیؑ دنیا میں نمونہ بن کر آتے ہیں۔ وہ آسمان سے نازل نہیں ہؤا کرتے بلکہ زمین ہی پر دوسرے انسانوں کی طرح عورت کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہیں۔ پس ایسا نبیؑ جو پہلے انبیاءؑ کی سنت پر نہ ہو کبھی نہیں آسکتا۔ جو نبیؑ بھی آئے گا اسی طریق پر آئے گا جس پر پہلے زمانوں میں نبیؑ آتے رہے ہیں۔

اے سننے والو سنو! اور اے دیکھنے والو دیکھو! اور اے عقل و خرد رکھنے والو جان لو! کہ اسی قدیم سنت اللہ کے مطابق جو پہلے نبیوں کے وقتوں میں ظاہر ہوتی رہی اس زمانہ میں بھی وہ موعود نبی جس کا وعدہ ہندوؤں میں کرشن اور بدھوں میں میسودر بھی۔ اور یہود و مسیحیوں اور مسلمانوں میں مسیح موعود کے نام سے کیا گیا تھا آ گیا ہے۔ اور خدا نے اس کے لئے ویسے ہی

نشان دکھائے ہیں جیسا کہ وہ پہلے نبیوں کے ہاتھوں پر دکھاتا رہا ہے۔ اس نے دعائیں کیں اور خدا تعالیٰ نے اس کی دعاؤں کو قبول کیا۔ وہ مریض جن کی شفاء سے تمام طبی قواعد قاصر تھے اس کے ہاتھوں سے اچھے ہوئے۔ اور وہ اخبار جو اس نے قبل از وقت تمام دنیا میں شائع کی تھیں بعینہٖ پوری ہوئیں۔ حالانکہ غیب کی اخبار کثرت سے سوائے رسولوں کے اور کسی پر ظاہر نہیں ہوتیں۔ جیسا کہ تمام ادیان کا اتفاق ہے۔ قرآن فرماتا ہے فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (الجن:۲۷، ۲۸) "خدا تعالیٰ اپنے غیب پر غالب نہیں کرتا مگر جس کو چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے" اسی طرح سے بائبل کہتی ہے "جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور وہ جو اس نے کہا ہے واقع نہ ہو یا پورا نہ ہو تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی۔ بلکہ اس نبی نے گستاخی سے کہی ہے۔ تو اس سے مت ڈر۔" (استثناء باب ۱۸ آیت ۲۲ مطبوعہ ۱۹۲۲ء)

اے صداقت کے طالبو! اور حق کے متلاشیو! میں کس طریق پر تم کو سمجھاؤں کہ وہ مسیح موعودؑ اور مہدیؑ اور کرشنؑ اور میسودربھی اور بدھ جس کا وعدہ مختلف مذاہب میں دیا گیا تھا۔ حضرت مرزا غلام احمدؑ صاحب قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ کے وجود میں پورا ہو چکا ہے۔ اور اب قیامت تک ان پیشگوئیوں کا کوئی اور مصداق پیدا نہ ہوگا۔ میں کس طرح تمہارے دلوں میں یہ بات ڈالوں کہ خدا کے مأموروں کی شناخت ایک ایسی نعمت ہے جس کے مقابلہ میں کوئی دنیاوی نعمت نہیں ٹھہر سکتی۔ میں کن الفاظ میں تمہیں بتاؤں کہ جو شخص خدا سے جنگ کرتا ہے اس کا انجام کبھی اچھا نہیں ہوتا۔ اور یہ کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے رسولوں کا انکار کرتا ہے وہ درحقیقت خدا تعالیٰ کا انکار کرتا ہے۔ آہ میں کس بگل کے ذریعہ سے تمام دنیا کے سوئے ہوئے لوگوں کو جگاؤں تا وہ دیکھیں کہ خدا کا سورج نصف النہار پر آگیا ہے۔ دنیا کا بیشتر حصہ خدا کے بعض گزشتہ نبیوں کے ماننے کا دعویدار ہے۔ مگر افسوس کہ ایسے بہت کم لوگ ہیں جنہوں نے کبھی اس بات پر غور کیا ہو کہ وہ ان نبیوں کو کیوں مانتے ہیں۔ اگر وہ اس بات پر غور کرتے تو جو دلائل وہ ان نبیوں کی صداقت کے معلوم کرتے ان ہی دلائل سے اس زمانہ کے رسول کی شناخت نہایت آسانی سے ان کو حاصل ہو جاتی۔ مگر افسوس کہ اس زمانہ میں حقیقی ایمان کی جگہ وراثتی ایمان نے لے لی ہے۔ اور اگر وہی نبیؑ جن کو مختلف اقوام مان رہی ہیں اس وقت انہی دلائل کے ساتھ جو ان کے ظہور کے وقت ان کو ملے تھے واپس آجائیں تو ان کے ماننے والے ان کا بھی مقابلہ کرنے لگیں يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ

يَسْتَهْزِءُوْنَ (یٰسٓ: ۳۱) اے افسوس بندوں پر کہ ان کے پاس کوئی رسول نہیں آیا مگر انہوں نے اس کی تحقیر کی اس سے ہنسی اور ٹھٹھا کیا۔

خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کی صداقت پر اس قدر نشان دکھائے ہیں اور اس قدر دلائل بھیجے ہیں کہ ؎ "کافی ہیں ماننے کو اگر اہل کوئی ہے۔"

جب ابھی دنیا میں کوئی شخص اس کو جانتا بھی نہ تھا۔ اس وقت اس نے اپنی کتاب براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۴۱ (جو ۱۸۸۳ء میں تمام ہندوستان میں شائع ہوئی) پر یہ الہام شائع کیا کہ "يَأْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ وَّيَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ" (یعنی دنیا کے دور دراز کونوں سے تیرے پاس تحفے اور آدمی آئیں گے) (روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۲۶۷) اور براہین احمدیہ حصہ چہارم کے صفحہ ۴۸۹ مطبوعہ ۱۸۸۴ء میں ایک یہ الہام بھی شائع کیا کہ "فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَيْنَ النَّاسِ" یعنی وہ وقت قریب آگیا ہے کہ تیری مدد کی جاوے اور تو لوگوں میں پہچانا جاوے۔ (روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۵۸۱) اسی طرح ضمیمہ اخبار ریاض ہند امرتسر مطبوعہ یکم مارچ ۱۸۸۶ میں منجملہ بہت سے الہاموں کے ایک یہ الہام شائع فرمایا۔ کہ "خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا۔ اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچادے گا" (تذکرہ صفحہ ۱۴۱) اور "مَیں تیری تبلیغ کو دنیا کے چاروں کونوں تک پہنچاؤں گا" یعنی دنیا کے چاروں کونوں سے تیرے پاس تحفے اور آدمی آئیں گے۔ اور اب وقت آگیا ہے کہ تیری مدد کی جاوے اور تو لوگوں کے درمیان شہرت پا جاوے۔ خدا تعالیٰ تیری تعلیم کو تمام دنیا میں پھیلائے گا۔ چنانچہ واقعات نے ثابت کر دیا کہ یہ کلام اللہ تعالیٰ کا تھا۔ کیونکہ اس کے بعد لاکھوں آدمیوں نے اس کو قبول کیا اور یورپ و امریکہ، افریقہ، آسٹریلیا اور ایشیا کے تمام بلاد میں اس کا نام بلند ہؤا۔ اور ہر براعظم کے باشندوں میں سے سعید روحوں نے اس کی دعوت کو قبول کیا اور برابر قبول کرتی جاتی ہیں۔ اور باوجود ہر قسم کی مخالفت کے اس کی جماعت کی ترقی ہر روز پہلے کی نسبت زیادہ سُرعت سے ہو رہی ہے۔

اسی طرح اسی کتاب براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۹ پر آپ نے ہندوستان میں طاعون پھیلنے کی خبر دی تھی۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے شائع ہونے کے قریباً پندرہ سال بعد ہندوستان میں طاعون نمودار ہؤا۔ اور اب تک ہر سال لاکھوں آدمی اس مرض میں گرفتار ہو کر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اور ابھی تک اس کے خاتمہ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ جب یہ شروع ہی ہؤا تھا اور ابھی

بہت کم موتیں اس کے ذریعہ سے ہوئی تھیں۔ اُس وقت آپ نے دوبارہ ایک مستقل اشتہار کے ذریعہ (جس کا عنوان ہی "طاعون" رکھا گیا تھا اور جو ۶ فروری ۱۸۹۸ء کو لکھا گیا اور شائع کیا گیا) یہ رؤیا شائع کی کہ مجھے دکھایا گیا ہے کہ تمام پنجاب میں پودے لگائے گئے ہیں اور وہ اسی مرض کے ہیں۔ جس کے بعد تمام پنجاب میں سخت طاعون پھوٹ پڑا۔ اسی طرح اس کے متعلق یہ الہام ہُوا کہ "موتا موتی لگ رہی ہے۔" (دیکھو اشتہار الوصیت اشاعت ۲۷۔ فروری ۱۹۰۵ء اخبار الحکم جلد ۹ نمبر ۷ صفحہ ۱۱)

اسی طرح آپ نے چار اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے متعلق قبل از وقت ان الفاظ میں خبر دی تھی کہ "زلزلہ کا دھکا" (دسمبر ۱۹۰۳ء) عَفَتِ الدِّيَارُ مَحِلُّهَا وَمُقَامُهَا۔ یعنی ایک ایسا سخت زلزلہ آئے گا کہ وہ عمارتوں کو بیخ و بُن سے اکھاڑ کر پھینک دے گا اور عارضی اور مستقل عمارتیں اپنی بنیاد سے اکھڑ کر گر جائیں گی۔ چنانچہ یہ الہام زلزلہ کے آنے سے قریباً ایک سال پہلے اخبار الحکم کی اشاعت ۳۱۔ مئی ۱۹۰۴ء اور البدر کی اشاعت ۲۴۔ مئی و یکم جون ۱۹۰۴ء میں شائع ہو چکا تھا چنانچہ اس الہام کے بعد چار اپریل کو جو زلزلہ وادی کانگڑہ میں آیا۔ اس میں ۳۰ ہزار آدمی ہلاک ہوئے۔ اور جو زخمی ہوئے ان کی تعداد اس سے بہت زیادہ تھی۔ گاؤں کے گاؤں اس طرح مٹ گئے کہ ان کا نام و نشان نہ رہا۔ تمام پنجاب ایک سرے سے دوسرے تک ہل گیا۔ اور سینکڑوں میل پر جو شہر تھے ان میں بھی مال و جان کا نقصان ہُوا۔ اور پنجاب کے باہر بھی بنگال تک اس زلزلہ کے دھکے محسوس ہوئے۔ غرض یہ زلزلہ ہندوستان کی تاریخ میں بالکل نرالا تھا۔

تقسیم بنگالہ کے موقعہ پر جب کہ تمام عہدہ داران حکومت اس بات پر مُصر تھے کہ یہ حکم بدلا نہیں جائے گا۔ اور وزرائے انگلستان بار بار اس کے اٹل ہونے کا اعلان کر رہے تھے۔ آپ نے ۱۹۰۶ء میں رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی و اُردو جلد ۵ نمبر ۲ پرچہ فروری ۱۹۰۶ء میں اور اخبارات بدر۔ الحکم و انڈین مرر کلکتہ میں اپنا یہ الہام شائع کیا۔ "پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا، اب ان کی دلجوئی ہوگی۔" (تذکرہ صفحہ ۵۹۶) چنانچہ پورے چھ سال بعد باوجود حکام وقت کے بار بار کے انکار کے بادشاہ جارج پنجم کی تاج پوشی کے وقت اس حکم کو منسوخ کیا گیا۔ اور یہ نشان زبردست طور پر پورا ہُوا۔

امریکہ کے ایک شخص ڈوئی نامی نے جو شکاگو کا رہنے والا اور ایک بڑے فرقہ کا بانی تھا اور

الیاس ہونے کا دعویٰ رکھتا تھا جب ایک موقعہ پر اسلام کے خلاف بہت زہر اگلا تو آپ نے اس کے خلاف ایک اشتہار شائع کیا۔ اور اس کے متعلق خبر دی کہ وہ سخت عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ چنانچہ اس کے بعد اس کی بیوی اور اس کا بیٹا اس کے خلاف ہو گئے اور وہ حرام زادہ ثابت کیا گیا اور اس کے مریدوں نے اس کو چھوڑ دیا۔ آخر فالج میں مبتلا ہؤا اور دیوانہ ہو کر مرا۔ اس قسم کے نشانات تو بہت سے ہیں۔ لیکن اس شخص کا اس لئے خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے کہ وہ یورپ و امریکہ میں خاص شہرت رکھتا تھا اور دونوں براعظموں میں اس کے مرید پھیلے ہوئے تھے۔

ترکی حکومت کی بربادی اور سلطان عبدالحمید خاں کے اپنے امراء کے ہاتھوں دکھ پانے کے متعلق بھی آپ نے قبل از وقت ۲۴۔ مئی ۱۸۹۷ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ خبر دی تھی جو نہایت واضح طور پر پوری ہوئی۔

ایرانی حکومت کے انقلاب کے متعلق بھی آپ نے اپنا یہ الہام ۱۵ جنوری ۱۹۰۶ء کو شائع کیا کہ تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد۔ شاہ ایران کا محل ہلایا گیا ہے (دیکھو ریویو آف ریلیجنز اُردو بابت جنوری ۱۹۰۶ء) چنانچہ تین سال کے بعد یہ الہام ایرانی بغاوت اور شاہ ایران کے بھاگ جانے سے پورا ہؤا۔

بلقان کی جنگ کی نسبت بھی آپ کے الہامات میں پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ چنانچہ ۱۹۰۴ء میں یہ الہام آپ کا ریویو آف ریلیجنز اُردو بابت جنوری ۱۹۰۴ء میں شائع کیا گیا کہ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِہِمْ سَیَغْلِبُوْنَ۔ ترک اپنے پاس کے علاقہ میں مغلوب ہوں گے اور اپنے مغلوب ہونے کے بعد جلد پھر غالب ہو جائیں گے۔ چنانچہ قسطنطنیہ جو ترکوں کا دارالخلافہ ہے اس کے پاس ہی بلقانی طاقتوں سے ترکوں کو شکست ہوئی اور فوراً ہی ان کی آپس کی خانہ جنگی کے باعث ترکوں کو ایڈریانوپل کی فتح عظیم حاصل ہوئی۔ جس سے پیشگوئی کے دونوں پہلو خارقِ عادت طور پر پورے ہوئے۔

موجودہ جنگ کے متعلق بھی آپ نے ان الفاظ میں یہ پیشگوئی ۱۹۰۷ء میں شائع فرمائی کہ۔

اک نشان ہے آنیوالا آج سے کچھ دن کے بعد جس سے گردش کھائیں گے دیہات و شہر و مرغزار
آئے گا قہر خدا سے خلق پر اک انقلاب اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار

یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے ☆ کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
اک جھپک میں یہ زمیں ہو جائے گی زیروزبر نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آب رودبار
رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگ یاسمن صبح کر دے گی انہیں مثل درختان چنار
ہوش اڑ جائیں گے انساں کے پرندوں کے حواس بھولیں گے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار
ہر مسافر پر وہ ساعت سخت ہے اور وہ گھڑی راہ کو بھولیں گے ہو کر مست و بے خود راہوار
خون سے مردوں کے کوہستان کے آب رواں سرخ ہو جائیں گے جیسے ہو شراب انجبار
مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن و انس زار بھی ہو گا تو ہو گا اس گھڑی باحال زار
اک نمونہ قہر کا ہو گا وہ ربانی نشان آسماں حملے کرے گا کھینچ کر اپنی کٹار
ہاں نہ کر جلدی سے انکار اے سفیہہ ناشناس اس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دارومدار
وحی حق کی بات ہے ہو کر رہے گی بے خطا کچھ دنوں کر صبر ہو کر متقی اور بردبار

یہ گماں مت کر کہ یہ سب بدگمانی ہے معاف
قرض ہے واپس ملے گا تجھ کو یہ سارا ادھار

اسی طرح یہ کہ "کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کُشتیاں" (الہام ۱۱۔ مئی ۱۹۰۶ء۔ تذکرہ صفحہ ۶۱۵) یعنی جہاز کثرت سے ادھر ادھر چلیں گے تا کہ لڑائی ہو۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ موجودہ جنگ میں جہازوں کا بہت بڑا دخل ہے کیونکہ ان کے ذریعہ سے مختلف علاقوں کی فوجوں کو جنگ کے مختلف میدانوں میں پہنچایا جا رہا ہے۔ حتیٰ کہ اس کی نظیر تاریخ عالم میں بالکل نہیں ملتی۔ پھر آب دوز جہاز نہایت خطرناک تباہی کر رہے ہیں۔ اسی طرح بحری محاصرہ کے باعث جو اپنی نظیر آپ ہی ہے ہروقت ہزاروں چھوٹے بڑے جہاز اس جنگ میں استعمال ہو رہے ہیں کہ ان کی مثال پہلے

☆ خدا تعالیٰ کی وحی میں زلزلہ کا بار بار لفظ ہے اور فرمایا کہ ایسا زلزلہ ہو گا جو نمونہ قیامت ہو گا بلکہ قیامت کا زلزلہ اس کو کہنا چاہئے جس کی طرف سورۃ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا اشارہ کرتی ہے۔ لیکن میں ابھی تک اس زلزلہ کے لفظ کو قطعی یقین کے ساتھ ظاہر پر جما نہیں سکتا۔ ممکن ہے کہ یہ معمولی زلزلہ نہ ہو بلکہ کوئی اور شدید آفت ہو جو قیامت کا نظارہ دکھلاوے جس کی نظیر کبھی اس زمانہ نے نہ دیکھی ہو اور جانوں اور عمارتوں پر سخت تباہی آوے۔ ہاں اگر ایسا فوق العادت نشان ظاہر نہ ہوا اور لوگ کھلے طور پر اپنی اصلاح بھی نہ کریں تو اس صورت میں مَیں کاذب ٹھہرونگا مگر میں بار بار لکھ چکا ہوں کہ یہ شدید آفت جس کو خدا تعالیٰ نے زلزلہ کے لفظ سے تعبیر کیا ہے صرف اختلاف مذہب پر کوئی اثر نہیں رکھتی اور نہ ہندو یا عیسائی ہونے کی وجہ سے کسی پر عذاب آسکتا ہے اور نہ اس وجہ سے آسکتا ہے کہ کوئی میری بیعت میں داخل نہیں یہ سب لوگ اس تشویش سے محفوظ ہیں۔ ہاں جو شخص خواہ کسی مذہب کا پابند ہو جرائم پیشہ ہونا اپنی عادت رکھے اور فسق و فجور میں غرق ہو اور زانی، خونی، چور، ظالم اور ناحق کے طور پر بداندیش، بدزبان اور بد چلن ہو اس کو اس سے ڈرنا چاہئے اور اگر توبہ کرے تو اسکو بھی کچھ غم نہیں اور مخلوق کے نیک کردار اور نیک چلن ہونے سے یہ عذاب ٹل سکتا ہے قطعی نہیں ہے۔ منہ (براہین احمدیہ جلد پنجم صفحہ ۱۲۰۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۵۱)

زمانہ میں ملتی تو الگ رہی ان سے دسواں حصہ بھی کبھی کسی پہلی جنگ میں جہازوں نے کام نہیں کیا۔ کشتی کا لفظ رکھ کر جو گو بڑے جہاز پر بھی بولا جاتا ہے مگر خصوصاً چھوٹے جہاز پر استعمال ہوتا ہے بوٹس (آبدوز کشتیوں) کے بے دردانہ حملہ کی طرف جو بحری محاربات میں سب سے زیادہ اہم ہے خاص طور پر اشارہ کیا گیا ہے۔

یہ نشانات ان ہزاروں نشانات میں سے نمونہ کے طور پر بیان کئے گئے ہیں جو خدا تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ دکھائے۔ اور یہ نشانات ایسے ہیں کہ جن کے معلوم کر لینے کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کی صداقت میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ انسان کا کام نہیں کہ وہ اس طرح کثرت کے ساتھ آئندہ ہونے والے واقعات کی خبریں دے اور وہ نہایت صفائی سے اپنے وقت پر پوری ہوں۔

ایک یا دو یا تین ہوں تو انسان ان کو ڈھکوسلا یا قیاس کہہ سکتا ہے۔ لیکن اس کثرت سے بار بار پیشگوئیاں کرنا اور ان سب کا اپنے وقت پر پورا ہونا ایک ایسی بات ہے جو انسانی طاقت سے بالکل بالا ہے۔

مختلف مذاہب کے پیرو جب کہ اپنی کتب میں اپنے نبیوں کی پیشگوئیوں کا حال پڑھ کر ان پر ایمان لاتے ہیں اور ان سے ان کی صداقت پر استدلال کرتے ہیں حالانکہ ان کتب کی نسبت شبہ بھی ہو سکتا ہے کہ شائد وہ پیشگوئیاں بعد میں ملا دی گئی ہوں تو پھر کیوں ان کو ان پیشگوئیوں کے ظہور پر جن کی صداقت میں کوئی شبہ ہی نہیں مسیح موعودؑ کی صداقت کے اقرار سے انکار ہے۔ یہ زمانہ پریس کا زمانہ ہے۔ صرف زبانی روایت پر کسی بات کا دارومدار نہیں ہوتا حضرت مسیح موعودؑ کی جن پیشگوئیوں کا ذکر میں نے کیا ہے وہ قبل از وقت مختلف کتب اور اخبارات و رسائل میں شائع ہو چکی تھیں اس لئے کسی خطرناک سے خطرناک دشمن کو بھی یہ طاقت نہیں کہ وہ یہ بات کہہ سکے کہ یہ پیشگوئیاں بعد میں بنائی گئی ہیں۔ کیونکہ نہ صرف یہ کہ وہ قبل از وقت شائع ہو کر دوست و دشمن میں تقسیم ہو گئی تھیں بلکہ ان کے ثابت کرنے کا خدا تعالیٰ نے ایک اور بھی ذریعہ نکالا ہے اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ ایک غیر مذہب کی حکومت کے ماتحت رہتے تھے اور اس گورنمنٹ کا یہ قاعدہ ہے کہ ہر کتاب یا رسالہ یا اشتہار یا اخبار جو شائع ہو اس کی ایک کاپی بغرض فائل گورنمنٹ کے دفتر میں بھیجی جائے۔ پس اس بات کا ثبوت کہ آیا واقعہ میں پیشگوئیاں قبل از وقت بھی کی گئی تھیں یا نہیں۔ خود گورنمنٹ کے کاغذات اور فائلوں سے

بھی مل سکتا ہے اور یہ ایک ثبوت ہے جس کو کوئی رد نہیں کر سکتا۔ پس ایسے نشانات اور ثبوتوں کے باوجود کیونکر ممکن ہے کہ ایک شخص حضرت مسیح موعودؑ کے دعوے کو تو رد کر دے اور ان پہلے انبیاءؑ کے دعوؤں کو مان لے جن کی پیشگوئیوں کا سوائے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ آیا واقعہ میں وہ قبل از وقت شائع بھی کی گئی تھیں کہ نہیں۔ پھر انہی پیشگوئیوں پر بس نہیں جو اس وقت تک پوری ہو چکی ہیں بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ متواتر نئے سے نئے نشانات آپ کی صداقت کے ثبوت میں اللہ تعالیٰ دکھاتا ہے۔ چنانچہ انہی دنوں میں آپ کی دو اور زبردست پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں ایک فتح عراق کے متعلق اور ایک زار روس کی علیحدگی کے متعلق۔ اول للذکر پیشگوئی کا ذکر ایک علیحدہ اشتہار میں کیا جاوے گا۔ اس وقت ثانی الذکر پیشگوئی کو دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ سعید روحوں کو اس سے نفع حاصل کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔

جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے حضرت مسیح موعودؑ نے موجودہ جنگ کی نسبت ایک پیشگوئی اردو کی نظم میں شائع فرمائی تھی اس پیشگوئی میں ایک یہ شعر بھی تھا۔

مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہو گا تو ہو گا اس گھڑی باحال زار

یعنی اس جنگ کا خوف تمام بڑے اور چھوٹے آدمیوں کے دلوں میں گھر کر لے گا اور اس وقت زارِ روس کی حالت بھی نہایت زار ہو جائے گی۔

یہ پیشگوئی براہین احمدیہ حصہ پنجم میں ۱۵ اپریل ۱۹۰۵ء میں لکھی گئی (روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۵۲) جیسا کہ اس کے نیچے نوٹ درج ہے لیکن یہ کتاب بعض وجوہ سے ۱۹۰۸ء میں شائع ہوئی۔ اسی طرح ۱۹۱۴ء کے پرچہ ریویو آف ریلیجنز میں یہ پیشگوئی لفظ بلفظ مع ترجمہ انگریزی شائع کی گئی۔

اس پیشگوئی کے نیچے ایڈیٹر کی طرف سے جو نوٹ دیا گیا تھا اس میں اس حصہ پیشگوئی کی طرف خاص طور پر اشارہ کیا گیا تھا چنانچہ کہا گیا تھا کہ۔

"اس پیشگوئی میں جو تفصیل دی گئی ہے وہ مختلف امور پر شامل ہے اور اس کی خطرناک تفاصیل ایسی ہیبت ناک ہیں کہ ان کو پڑھ کر انسان کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور بدن کانپ اٹھتا ہے زار روس کے ذکر سے اس پیشگوئی میں ایک خاص دلچسپی پیدا ہو گئی ہے[۵]۔"

[۵] ریویو آف ریلیجنز اگست ۱۹۱۴ء صفحہ ۳۰۷

اس کے بعد ستمبر ۱۹۱۴ء کے پرچہ میں یہ پیشگوئی شائع کی گئی۔ اسی طرح جون ۱۹۱۵ء میں اور جنوری ۱۹۱۶ء میں یہ پیشگوئی شائع کی گئی۔ پیشگوئی جن واضح الفاظ میں ہے اس کے متعلق لکھنے کی ہمیں چنداں ضرورت نہیں۔ صاف الفاظ میں بتایا گیا ہے کہ اس جنگ کے دوران میں زار روس ایک ایسی حالت میں مبتلا ہو گا جو بالکل ردی اور قابل رحم ہو گی۔ اردو کے الفاظ جو زار کی حالت کے اظہار کے لئے استعمال کئے گئے ہیں حال زار کے ہیں۔ جن کے معنے ایسی حالت کے ہیں جس میں سب سامان ہاتھ سے جاتے رہیں اور بغیر کسی دوسرے کے بتانے کے وہ حالت اپنی خرابی اور تباہی کو آپ بیان کرے۔

یہ پیشگوئی جس وقت کی گئی تھی اس وقت ان حالات کا جو آج ۱۹۱۷ء میں پیش آئے ہیں کوئی نام و نشان نہ تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ روس اس وقت جاپان سے برسر جنگ تھا لیکن اس وقت صلح کی کارروائی کی کوشش امریکہ کے ذریعہ شروع تھی اور پیشگوئی بتاتی ہے کہ

ے اک نشاں ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نشان اس تاریخ کے بعد آنے والا ہے۔ دوم اس پیشگوئی سے صاف ظاہر ہے کہ یہی وہ آفت ہو گی جو سب دنیا پر آوے گی اور جس کی مصیبت عام ہو گی۔ اس پیشگوئی کے الفاظ صاف بتاتے تھے کہ یہ واقعات اس وقت کے پیش آمدہ حالات کے علاوہ تھے اور بعد میں آنے والے تھے اور ایسے رنگ میں ظاہر ہونے والے تھے کہ ان کی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں پائی جاتی۔ غرض یہ پیشگوئی ایسے وقت میں کی گئی تھی کہ جب قیاس سے ان واقعات کا علم نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ اس میں بتایا گیا تھا کہ زار کی حالت زار ہونے کا وہ وقت ہو گا جب کہ کل دنیا ایک عام مصیبت میں مبتلا ہو گی۔ اور

ے خون سے مُردوں کے کوہستان کے آب رواں
سرخ ہو جائیں گے جیسے ہو شراب انجبار

اور ے

مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن و انس

اور یہ حالات ۱۹۱۴ء سے پہلے نہیں پیدا ہوئے بلکہ اس وقت بھی خود وہ لوگ بھی جن کے ہاتھ میں مخاصمین حکومتوں کی باگ ڈور تھی اس خطرناک حالت کا اندازہ نہیں کر سکتے تھے جو بعد کے واقعات سے پیدا ہو گئی۔ حتیٰ کہ برطانیہ کے بعض وزراء تک اس بات پر زور دے رہے

تھے کہ ایک سال کے اندر یہ جنگ ختم ہو جائے گی اور یہ کہ دسمبر ۱۹۱۴ء میں سپاہی انگلستان میں آکر عید منائیں گے۔ پس ۱۹۰۵ء میں ایک عظیم الشان جنگ کی خبر دینا اور پھر یہ بتانا کہ اس جنگ کے دوران میں زار روس ایک خطرناک مصیبت میں مبتلا ہو گا اور اس کا حال ایسا خراب اور خستہ ہو جائے گا کہ اپنی حالت کی آپ ترجمانی کرے گا ایک ایسی زبردست پیشگوئی ہے جس کی مثال بہت سے پہلے انبیاءؑ کی پیشگوئیوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ اور جو تاریخی ثبوت اس پیشگوئی کے قبل از وقت شائع ہونے کا موجود ہے وہ تو اپنی نظیر آپ ہی ہے۔

جس قدر بھی اس پیشگوئی کے الفاظ پر غور کیا جاوے، پھر زار کی طاقت اور رسوخ کو دیکھا جائے، پھر اس کی معزولی کے حالات کو دیکھا جائے اتنی ہی اس کی عظمت ظاہر ہوتی ہے زار کو جو رسوخ اس کے ملک میں حاصل تھا وہ اس کی تاریخ سے واقف لوگوں سے پوشیدہ نہیں اور جیسا کہ انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا کا فاضل مضمون نگار روس کے ہیڈنگ کے نیچے لکھتا ہے۔ جو شورش پسند لوگ تھے وہ بھی آہستہ آہستہ امن پسندی کی طرف آرہے تھے۔ اور ڈوما کے قیام سے لوگوں کے جوش بہت کچھ دب گئے تھے۔ علاوہ ازیں زار کی حفاظت کے لئے کاسکس کی ایک بڑی فوج رکھی جاتی تھی جن پر زار کو بہت بھروسہ تھا۔ لیکن باوجود زار کی اس طاقت کے اور ملک کی شورش پسند جماعتوں کے دب جانے کے ۱۲ مارچ کو یک لخت ایسا جوش نمودار ہُوا کہ تین دن کے اندر اندر زار کو تخت سے دست بردار ہونا پڑا۔ اور ان کی شکستہ حالت کا اس سے علم ہو سکتا ہے کہ ان کو کئی پہلو بدلنے پڑے۔ اول اپنے وزراء کو اطلاع دی کہ انہوں نے جنرل ایلگزیف کو انتظام دارالخلافہ کے لئے مقرر کر دیا ہے اس لئے وہ گھبرائیں نہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بغاوت ایسی جلدی اور تیزی سے پھیلی تھی کہ زار اس کے عمق کو معلوم نہیں کر سکے اور معمولی خیال کیا۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد جب ان کو معلوم ہُوا کہ دارالخلافہ کی گارد تک علیحدہ ہو گئی ہے اور باقی سپاہ بھی باغیوں سے مل رہی ہے تو اپنے بھائی کے حق میں حقوق بادشاہت منتقل کرنے چاہے۔ لیکن جب دیکھا کہ لوگ اس پر بھی راضی نہیں ہوتے تو آخر اعلان کیا کہ "ڈوما کے ساتھ متفق ہو کر ہم نے یہ دیکھا کہ ملک کی بہبودی کے لئے یہ بہتر ہے کہ ہم تاج سے دست بردار ہو جائیں اور اپنے اعلیٰ اختیار سے مستعفی ہو جاویں" لیکن اس پر بات ختم نہ ہوئی قائم مقامانِ ملک نے مناسب سمجھا کہ زار کو نظر بند کیا جائے چنانچہ رپورٹر خبر دیتا ہے کہ "زار کے اپنے محل پر پہنچنے سے پہلے ڈوما کے وکلاء میگیلو پہنچ گئے۔ انہوں نے جرنیل

ایمیگزین کے سامنے گرفتاری کا حکم پیش کر دیا اور اس نے زار کو جو کہ بادشاہی گاڑی کے اندر انتظار کر رہا تھا خبر دی۔ ڈوما کے اس فیصلہ کے جواب میں جو کچھ زار نے جواب دیا وہ گویا پیشگوئی کے الفاظ ہی کی تشریح تھی کیونکہ اس نے کہا کہ "مجھے جہاں بھی بھیجو وہاں جانے کے لئے تیار ہوں۔ اور ہر ایک فیصلہ کے آگے سر تسلیم خم کرتا ہوں۔ ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ اس کی حالت انتہائی مایوسی تک پہنچ گئی تھی اور پھر رپورٹر اس کی حالت کی نسبت لکھتا ہے "جب وہ بادشاہی خیمہ میں پہنچا تو سابق زار روسی سپاہی کی وردی پہنے ہوئے تھا اس کا چہرہ متفکر نظر آتا تھا۔" گرفتاری کے بعد کی حالت اور بھی زار بتائی جاتی ہے۔ چنانچہ رپورٹر اطلاع دیتا ہے کہ "اخبارات زار کے بھائیوں سے روزانہ ملاقاتیں شائع کرتے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ زار اور زارینہ درد انگیز علیحدگی کی حالت میں ہیں۔ اور وہ ملک کے اصل حالات اور شاہی خاندان کی کیفیت سے بالکل بے خبر ہیں۔" یہ تمام حالات بتاتے ہیں کہ غیر معمولی طور پر زار کی حالت ایک زبردست بادشاہ کے بجائے ایک شکستہ حال انسان کی ہو گئی۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ کا وہ کلام پورا ہُوا کہ "زار بھی ہو گا تو ہو گا اس گھڑی باحال زار" مذکورہ بالا واقعات کے علاوہ اور واقعات بھی ہیں جو بتاتے ہیں کہ یہ پیشگوئی خاص شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ اول یہ کہ جیسا کہ بعد کی تاروں سے معلوم ہوتا ہے۔ روس کے مدبروں نے اس بات کا فیصلہ کر دیا ہے کہ اب کوئی زار نہ ہو گا بلکہ ریپبلک حکومت ہو گی اگر وہ لوگ موجودہ زار کی جگہ کسی اور کو زار بنا دیتے تو شائد بعض معترض کہتے کہ اب زار ایک اور شخص ہے اور اس کی حالت زار نہیں لیکن آئندہ ریپبلک کا فیصلہ ہو جانے کے بعد اب کوئی زار نہیں ہو سکے گا۔

دوم پیشگوئی کے الفاظ بتاتے ہیں کہ زار کی معزولی قتل کے سوا اور ذرائع سے ہو گی کیونکہ جو شخص قتل کیا جائے اس کا حال زار نہیں کہلا سکتا حال زار اسی شخص کا ہوتا ہے جو زندہ رہے اور پہلے کی نسبت اس کا حال خراب ہو جائے اور سب سامان جاتے رہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا کہ زار کو قتل کرنے کی بجائے زندہ گرفتار کیا گیا اور حکومت سے علیحدہ کیا گیا اور تمام دنیا نے اس کے حال زار کا اقرار کیا۔

سوم یہ پیشگوئی ایسے رنگ میں پوری ہوئی ہے کہ اس کی اشاعت اچھی طرح سے کی جا سکتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی قدرت کا ثبوت ہے ورنہ اگر زار کو تکلیف جرمن کے ہاتھوں سے پہنچتی یا جو حکومت اس کی معزولی پر قائم ہوئی تھی وہ گورنمنٹ برطانیہ سے دوستانہ تعلقات نہ

رکھتی تو اس پیشگوئی کے پورے ہونے پر اس کی اشاعت سیاسی امور کے خلاف ہوتی۔ مگر جو پیشگوئیاں شائع کی جاتی ہیں وہ لوگوں کی ہدایت کے لئے ہوتی ہیں اور خدا تعالیٰ خود ایسے سامان کر دیتا ہے کہ جب وہ پوری ہوں تب بھی ان کی اشاعت کثرت سے کی جائے۔ سو اس وقت زار کی معزولی کا جو گورنمنٹ برطانیہ کا حلیف تھا ایک ایسے رنگ میں واقع ہونا کہ جس کو شائع کرنا کسی مصلحت کے خلاف نہیں بتاتا ہے کہ اس خبر کا دینے والا قادر خدا ہے جس نے اگر ایک خبر قبل از وقت بتا دی تھی تو اس کے شائع کرنے کے سامان بھی خود ہی کر دیئے ہیں۔ میں آخر میں تمام بنی نوع انسان کو جو خواہ کسی مذہب یا فرقہ کے پیرو ہوں یا کسی ملک کے باشندے ہوں اس بات کی طرف متوجہ کرتا ہوں کہ کیا یہ زبردست نشان اس بات کی کافی شہادت نہیں کہ جس کے ہاتھ پر ظاہر ہُوا وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس کے بھیجے ہوؤں میں ہے اگر نہیں تو کسی نبیؑ کی صداقت کا بھی کوئی ثبوت نہیں۔ اے عزیزو! دنیا کے فسق و فجور کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ پھر اسے راستی اور صداقت سے بھر دے اور اسے نیکی اور تقویٰ پر قائم کر دے۔ وہ مہربان خدا جو ہمیشہ گمراہی اور تاریکی کے زمانوں میں ہادی بھیجتا رہا ہے اور صداقت کا سورج چڑھاتا ہے اس کی رحمت نے تقاضا کیا کہ اس زمانہ کو بھی اپنی رحمت سے محروم نہ رہنے دے۔ پس اس نے اپنا رسول بھیج کر اپنے قرب کے دروازے کھول دیئے۔ جس کے دل میں اس کی محبت ہو اور جس کی روح اس کے آستانے پر گرنے کے لئے تڑپتی ہو وہ آگے بڑھے کہ اس کی خواہش کے پورا ہونے کا وقت آگیا ہے اور اس کی آرزو کے بر آنے کی گھڑی آگئی ہے۔ آہ! کیا داناؤں کی آنکھیں کھولنے کے لئے یہ بات کافی نہیں کہ اس وقت تمام کے تمام مذاہب اس نعمت عظمیٰ کے پانے سے محروم ہیں جس کی نسبت سب کو اقرار ہے کہ پہلے زمانہ میں ان کے بڑوں کو حاصل تھی۔ سب مذاہب کہتے ہیں کہ ان کے بڑوں کو الہام ہوتے تھے لیکن یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اب ان کو نہیں ہوتے۔ کیا کوئی سعید روح نہیں جو اس بات پر غور کرے کہ کیوں پہلے الہام کا دروازہ کھلا تھا اور اب نہیں۔ کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں کہ وہ مذاہب اس جادہ ہدایت سے جس پر وہ پہلے قائم تھے دور ہٹ گئے ہیں۔ کیسے افسوس کی بات ہے کہ خدا پر الزام لگایا جاتا ہے۔ لیکن اپنی کمزوری کا اقرار نہیں کیا جاتا۔ یہ تو کہا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے بلاوجہ وحی کا دروازہ بند کر دیا ہے لوگ وہ تمام اعمال بجالاتے ہیں جو پہلے بجالاتے تھے لیکن خدا تعالیٰ ان کو وحی نہیں کرتا۔ لیکن یہ نہیں تسلیم کیا جاتا کہ خدا تعالیٰ تو فضل کرنے کے لئے اب

بھی تیار ہے مگر خود ہی اس کی رضا کی راہ کو چھوڑ گئے ہیں جس کی وجہ سے اس کے فضلوں سے محروم ہو گئے ہیں۔ ورنہ خدا تعالیٰ اب بھی بولتا ہے۔ چنانچہ اس نے اس زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمدؑ مسیح موعودؑ سے کلام کیا ہے اور ان کی اتباع کرنے والے اور ہزاروں سے ہم کلام ہُوا ہے۔

اے اہل ہند! آپ خواہ کسی قوم یا کسی مذہب یا کسی زبان کے بولنے والے ہیں۔ میں آپ کو اس بات کی طرف متوجہ کرتا ہوں کہ آپ لوگ اس نعمت الٰہی کی قدر کریں جو اس نے اپنے فضل سے آپ پر نازل فرمائی ہے۔ کسی ملک میں خدا تعالیٰ کا نبی آنا اس ملک کی کچھ کم عزت نہیں بلکہ یہ وہ انعام الٰہی ہے جس پر قومیں رشک کرتی ہیں۔ خوش ہو کہ خدا نے اس زمانہ کے لئے ملک ہند کو جو آپ لوگوں کا مسکن و وطن ہے چنا۔ مختلف ممالک کے لوگ اس نعمت کے حصول کے لئے سخت آرزو مند تھے اور ہر ایک شخص خواہش کرتا تھا کہ میرا ملک اس کا مورد ہو۔ لیکن خدا کے فضل نے اس نعمت کا سزاوار ہند کو قرار دیا۔ پس اہل ہند جس قدر بھی اس احسان پر خوش ہوں کم ہے۔ کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی نادانی ہو سکتی ہے کہ خدا تعالیٰ کسی ملک کو انعام دے اور وہ اس کے لینے سے انکار کرے۔ پس حق کے قبول کرنے لئے دوڑو کہ اس میں آپ لوگوں کے لئے دینی و دنیاوی دونوں طرح کی عزت ہے۔ وہ دن آتے ہیں جب مسیح موعودؑ کے طفیل ہندوستان کا نام بلند کیا جائے گا۔ بلکہ وہ دن دروازہ پر ہے بلکہ اس کی پو پھٹ رہی ہے۔ پس غفلت شعار مت بنو۔ اور اس شخص کی طرح مت ہو جس کے گھر میں چشمہ پھوٹ رہا ہو اور چاروں طرف کے لوگ اس میں آکر خیمہ زن ہو رہے ہوں اور اس سے سیراب ہو رہے ہوں لیکن وہ خود پیاسا تڑپ رہا ہو اور پانی پینے کی کوشش نہ کرے۔ مختلف ممالک کی سعادت مند روحیں خدا کے اس مأمور کے دامن سے وابستہ ہو کر فیوض روحانی حاصل کر رہی ہیں۔ پس کس قدر افسوس ہے اس قوم پر جو قریب ہو کر بعید ہو اور پاس ہو کر دور ہو۔ گنگا آپ لوگوں کے گھروں میں بہہ رہی ہے اس کے متبرک پانی میں نہا کر اپنی ادناس کو دور کرو۔ کہ خدا کے نزدیک مادی پانی سے اپنے بدن کو صاف کرنے والا شخص پاک نہیں کہلاتا بلکہ وہ جو کہ روحانی پانی سے اپنے آپ کو پاک کرتا ہے۔

اے اہل ہند! اپنی عزت کا خیال ایک فطرتی امر ہے جو ہر انسان کے اندر پایا جاتا ہے گو اس عزت کے معیار میں فرق ہوتا ہے۔ بہت سے لوگ تو ناجائز طور پر تمام عزت کی باتوں کو اپنی

طرف منسوب کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو دیکھو ہر ایک مشہور آدمی کا مقبرہ یا کوئی اور متبرک شئے جو کسی غیر ملک میں پائی جاتی ہے اس کی نقل انہوں نے یہاں بنا رکھی ہے اور اس کو اصل قرار دیتے ہیں۔ ہندوؤں کا بھی یہی حال ہے۔ ایک ایک بزرگ کے مسکن و مولد کے کئی علاقے دعویدار ہیں کیونکہ وہ اس میں اپنی عزت پاتے ہیں۔ جب غلط اور بناوٹی عزت کے لئے اس قدر کوشش کی جاتی ہے تو حقیقی اور سچی عزت کو کیوں چھوڑا جاتا ہے۔ خدا کے انعام کی قدر کرو کہ اس میں بھلا ہے اگر آپ لوگوں پر بڑا فضل ہؤا ہے تو آپ بڑی ذمہ داری کے نیچے بھی ہیں جو خدا کے فضل کو رد کرتا ہے خدا تعالیٰ کا غضب اس پر بھڑک پڑتا ہے۔ پس اپنے دل میں خود فیصلہ کرو کہ ان دونوں میں سے کون سی شے اس قابل ہے کہ اسے قبول کیا جائے آیا اس کا غضب یا فضل۔ خوب یاد رکھو خدا کا غضب برداشت کرنے کی کسی میں طاقت نہیں۔ پس اس کے فضل کو قبول کرو اور اس کے مأمور اور اوتار پر ایمان لاؤ تا دونوں جہان میں سُکھ پاؤ۔

اے یورپ و امریکہ کے لوگو! تم نے خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ مادی عالَم کو اختیار کر کے بہت سے فوائد حاصل کئے ہیں اور علوم و فنون کے دروازے تم پر کھل گئے ہیں۔ کیا یہ تمہارے لئے کافی تحریص نہیں کہ اس کے عالم روحانی کی بھی سیر کرو تا اس سے بھی زیادہ کامیابی کا منہ دیکھو۔ تم خدا تعالیٰ کی قدرت کا مشاہدہ اپنی آنکھوں سے کر رہے ہو اور اس جنگ عالمگیر کی عظمت اور زار روس کی حالت زار کو ان لوگوں کی نسبت جو دوسرے ممالک کے رہنے والے ہیں زیادہ عمدگی سے سمجھ سکتے ہو۔ پس خدا کے نشانوں سے فائدہ اٹھاؤ تا خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنو۔ یاد رکھو کہ وہ اسلام جو پادریوں نے تمہارے سامنے پیش کیا ہے حقیقی اسلام نہیں بلکہ مسخ کر کے تمہارے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ حقیقی اسلام علوم روحانی کا ایک ایسا بیش بہا ذخیرہ ہے کہ اس کا مقابلہ کوئی اور مذہب نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ پس اسلام کو اس نظر سے نہ دیکھو جس سے کہ اسلام کے دشمن تم کو دکھانا چاہتے ہیں بلکہ اس نظر سے دیکھو جس سے کہ مسیحؑ تم کو دکھانا چاہتا ہے۔ اور غور کرو کہ اسلام کے پھل کیسے شیریں ہیں۔ اس وقت جب کہ سب مذاہب اپنی صداقت کا زندہ نمونہ پیش کرنے سے قاصر ہیں اسلام ہی ایک مذہب ہے کہ جو اپنی زندگی کا ثبوت دیتا ہے اور جس پر چل کر انسان خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہوتا ہے۔ پس اسلام کو قبول کرو اور اس نبیؑ پر جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں اور اسلام کی شریعت پر چل کر خدا سے اس رتبہ کو پایا ہے ایمان

لاؤ تا تم خدا تعالیٰ کے سب احکام کے قبول کرنے والے اور اس کے سب نبیوں کے ماننے والے قرار پاؤ اور مسیحؑ کی روح تم سے خوش ہو۔ کیونکہ جو اس کے مثیل کو قبول کرتا ہے وہی اس کو بھی قبول کرتا ہے اور جو اس کے مثیل کو رد کرتا ہے وہ درحقیقت اس کو رد کرتا ہے جس کے نام پر وہ آیا ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

خاکسار

مرزا محمود احمد

قادیان ۴ر اپریل ۱۹۱۷ء